

20

حضرت اسمعیل علیہ السلام  
بن حضرت حزقیل علیہ السلام

تاریخ انبیاء

*page is left blank  
intentionally*

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

# تاریخ انبیاء

جلد ۲۰

تحریر حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٢١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو  
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔  
(سورۃ ابراہیم - ۲۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات،  
مسلمین و مسلمات، شہداء، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ اجداد  
اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلیقیس بانو بنت علی محمد

وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا

﴿٢٣﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے  
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان  
(کے حال) پر رحمت فرما۔  
(بنی اسرائیل - ۲۳)

## "شجرِ طیّبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔ فروری، ۲۰۲۳

## "صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔ اپریل، ۲۰۲۳

## "تاریخِ انبیاء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۳۔ جولائی، ۲۰۲۰

## "حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۷

## "اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

## "انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن"

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ ہانی رضا۔ محمد رضا

<https://yk-shia.com/books>

<https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza>

ویب سائٹ :

نمبر شمار      عنوان      جلد نمبر

	تقریظ	
۱	انبیاء کی تعداد اور ان کے اوصیاء	جلد-۱
۲	صفات و معجزات، صحف انبیاء اور ان کی تعداد	جلد-۱
۳	اولوالعزم کے معنی، انبیاء اولوالعزم اور ان کی تعداد	جلد-۱
۴	نبی و رسول کے معنی اور عصمت انبیاء	جلد-۱
۵	حضرت آدم علیہ السلام اور نبی حوا علیہ السلام کے حالات	جلد-۲
۶	حضرت ہابیل علیہ السلام اور قابیل کے حالات	جلد-۳
۷	حضرت شیث علیہ السلام کے حالات	جلد-۴
۸	حضرت اور لیس علیہ السلام کے حالات	جلد-۵
۹	حضرت نوح علیہ السلام کے حالات	جلد-۶
۱۰	حضرت ہود علیہ السلام کے حالات	جلد-۷
۱۱	حضرت صالح علیہ السلام کے حالات	جلد-۸
۱۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات	جلد-۹
۱۳	حضرت اسمعیل واسحق علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۰
۱۴	حضرت لوط علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۱
۱۵	حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۲
۱۶	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۳
۱۷	حضرت ایوب علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۴
۱۸	حضرت شعیب علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۵
۱۹	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۶
۲۰	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۷
۲۱	حضرت حزقیل علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۸
۲۲	حضرت الیاس، الیسع اور الیاء علیہ السلام کے حالات	جلد-۱۹

جلد نمبر

عنوان

نمبر شمار

جلد-۲۰

حضرت اسمعیل بن حزقیل علیہ السلام کے حالات

۲۲

جلد-۲۱

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے حالات

۲۵

جلد-۲۲

حضرت لقمان علیہ السلام کے حالات

۲۶

جلد-۲۳

حضرت اسمعیل علیہ السلام اور طاہوت و جالوت کے حالات

۲۷

جلد-۲۴

حضرت داؤد علیہ السلام کے حالات

۲۸

جلد-۲۵

اصحاب سبت کے حالات

۲۹

جلد-۲۶

حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات

۳۰

جلد-۲۷

قوم سبا اور اہل ثمود کے حالات

۳۱

جلد-۲۸

ہاروت و ماروت کے حالات

۳۲

جلد-۲۹

حظہ اور اصحاب رس کے حالات

۳۲

جلد-۳۰

حضرت شعیا اور حضرت حقیق علیہ السلام کے حالات

۳۳

جلد-۳۱

حضرت زکریا و یحییٰ علیہ السلام کے حالات

۳۴

جلد-۳۲

حضرت عیسیٰ اور بنی مریم علیہ السلام کے حالات

۳۵

جلد-۳۳

حضرت ارمیا و انبیاء اور عزیر علیہ السلام کے حالات

۳۶

جلد-۳۴

حضرت یونسؑ بنی مثنیٰ اور انکے پدر بزرگوار علیہ السلام کے حالات

۳۷

جلد-۳۵

اصحاب کہف و رقیم کے حالات

۳۸

جلد-۳۶

اصحاب اخدود کے حالات

۳۹

جلد-۳۷

حضرت جرجیس علیہ السلام کے حالات

۴۰

جلد-۳۸

حضرت خالد بن سنان علیہ السلام کے حالات

۴۱

جلد-۳۹

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے حالات

۴۲

جلد-۴۰

اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے

۴۳

جلد-۴۱

بعض بادشاہان زمین کے حالات

۴۴

جلد-۴۲

بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ و عجیبہ

۴۵





## تقریظ

الحمد للہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے "اللہ کا شعور حاصل کیجیے"، "حق و باطل کے راستے"، "صراطِ مستقیم" اور "شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ" جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش "تاریخ انبیاء" جو کے "۲۲ جلدوں" پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقہ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کے باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاء اللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین  
تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

[hyderraza@yahoo.com](mailto:hyderraza@yahoo.com)

رابطہ ای میل:

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: <http://cityislam.com/quran.htm>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٤١﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ  
 نَافِلَةً ۗ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿٤٢﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَتُذَكَّرُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ  
 الْخَيْرَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَكَانُوا لَنَا عِبِيدِينَ ﴿٤٣﴾ وَلُوطًا إِتَيْنَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَ  
 نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرِيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبِيثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَسَقِينَ ﴿٤٤﴾ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي  
 رَحْمَتِنَا ۗ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٤٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادَى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ  
 مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْإِتِنَا ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ  
 فَأَعْرِضْنَاهُمْ أَجْعَبِينَ ﴿٤٧﴾ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَخَتْ فِيهِ غَمَمُ الْقَوْمِ ۗ  
 وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ﴿٤٨﴾ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۗ وَكُلًّا آتَيْنَاهُمْ حُكْمًا وَعِلْمًا ۗ وَسَخَّرْنَا مَعَ  
 دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحُونَ وَالطَّيْرَ ۗ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴿٤٩﴾ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ  
 مِنْ بَأْسِكُمْ ۗ فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ  
 الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ۗ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمِينَ ﴿٥١﴾ وَمِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ يُغْوِصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ  
 عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ ۗ وَكُنَّا لَهُمْ حَفِظِينَ ﴿٥٢﴾ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أِنِّي مَسْسَى الضَّرْمَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ  
 الرَّحِيمِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرِّهِ ۗ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ  
 عِنْدِنَا وَذَكَرْنَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ وَإِسْحَاقَ وَإِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۗ كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿٥٥﴾ وَ  
 آدَخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۗ إِنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٦﴾ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ  
 نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ۗ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾  
 فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْعَمِّ ۗ وَكَذَلِكَ نُبَيِّحُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَذَكَرْنَا إِذْ نَادَى رَبَّهُ  
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۗ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَاهُ  
 رُوحَهُ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۗ وَكَانُوا لَنَا خَشِيعِينَ ﴿٦٠﴾  
 وَالَّتِي أَحْصَيْنَا فَرَجَهَا فَفَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾ إِنَّ هَذِهِ  
 أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً ۗ وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٦٢﴾

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سر زمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ابراہیم کو اسحق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بد کردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیے ﴿۸۰﴾ اور ہم نے نیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خیر دار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان میں سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشنے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکو کار تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصور وار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو ان کے (حسن معاشرت کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے ﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عقفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

سورة الانبياء

# حضرت اسمعیل بن حزقیل علیہ السلام کے حالات

خدا نے قرآن میں ان کو صادق الوعد کے نام سے یاد فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ہے "یاد کرو اسمعیلؑ کو قرآن میں یقیناً وہ وعدہ کے سچے تھے اور وہ پیغمبر مرسل تھے اور اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیتے تھے اور اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے"۔

منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے سوال کیا کہ جس اسمعیلؑ کو خدا نے صادق الوعد فرمایا ہے وہ اسمعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے تھے یا اُن کے علاوہ، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اسمعیلؑ پسر ابراہیمؑ تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ اسمعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے سامنے ہی رحمت الہی سے حاصل ہو چکے تھے اور ابراہیمؑ خود حجت اور صاحب شریعت تھے۔ کوئی پیغمبر مرسل ان کے وقت میں نہیں ہو سکتا تھا تو ان کے بیٹے اسمعیلؑ کیسے رسول ہو سکتے تھے وہ نبی تھے رسول نہ تھے۔ اور یہ اسمعیلؑ جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے وہ حزقیلؑ کے فرزند تھے اُن کی قوم پر ان کو مبعوث کیا۔ اُن لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور ان کو قتل کر دیا اور اس کے سر و چہرے کی کھال پہلے ہی اتار لی تھی۔ خداوند عالم اُن پر غضبناک ہوا اور سطا طویل فرشتہ عذاب کو اُن حضرت کے پاس بھیجا اُس نے حضرت سے آکر کہا کہ خداوند عالم تم کو سلام کہتا ہے اور کہا کہ میں عذاب کا فرشتہ ہوں۔ خدا نے مجھ کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کروں۔ فرمایا مجھے ان کے عذاب کی ضرورت نہیں۔ حق تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ کیا حاجت رکھتے ہو۔ عرض کی پالنے والے تو نے مجھ سے اپنی خدائی اور محمدؐ کی پیغمبری اور ان

ترجمہ، اور کتاب میں اسمعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے

(۵۴) اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ

سورۃ مریم

(دوبرگزیدہ) تھے (۵۵)

کے اوصیا کی ولایت کا عہد لیا اور اپنی مخلوق کو تو نے خبر دی (ان مظالم کی) جو ان کی امت اپنے پیغمبر کے بعد حسین بن علیؑ کے ساتھ کرے گی اور یہ وعدہ کیا ہے کہ امام حسینؑ کو پھر دنیا میں واپس بھیجے گا تاکہ وہ اپنے قاتلوں سے انتقام لیں لہذا میری بھی یہی حاجت ہے کہ تو مجھے بھی دنیا میں دوبارہ واپس بھیجے تاکہ میں بھی اپنے دشمنوں سے انتقام لوں۔ جنہوں نے میرے ساتھ ایسا برتاؤ کیا۔ تو خدا نے وعدہ فرمایا کہ حسین بن علیؑ کے ساتھ زمانہ رجعت میں اسمعیل بن حزقیل کو بھی بھیجے گا۔

منقول ہے کہ بہتر صدقہ یہ ہے کہ نیک باتوں سے لوگوں کی حفاظت کرے اور برائیوں کو زائل کرے اور اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچائے۔ بنی اسرائیل میں سب سے بڑا عبادت گزار وہ شخص سمجھا جاتا تھا جو بادشاہ وقت سے مومنین کی حاجت برآری کی سفارش و کوشش کرتا تھا۔ ایک روز ایک عابد ایک مومن کی کار سازی کی غرض سے بادشاہ کے پاس جا رہا تھا کہ راستہ میں اسمعیل بن حزقیلؑ سے ملاقات ہوئی ان سے کہا کہ آپ اس جگہ ٹھہریے جب تک میں واپس نہ آؤں۔ اسمعیلؑ پیغمبر خدا نے اس شخص سے اس مقام پر ٹھہرنے کا وعدہ کیا جس کو صفحہ کہتے ہیں جو مکہ کے حوالی میں ہے۔ جب وہ شخص بادشاہ کے پاس پہنچا تو یہ بھول گیا کہ اسمعیلؑ کو وہاں ٹھہرنے کو کہا ہے۔ اسمعیلؑ اس کے انتظار میں اُس مقام پر ایک سال تک ٹھہرے رہے۔ خدا نے اُن کے لئے اُس جگہ ایک چشمہ جاری کر دیا اور سبزہ آگادیا جس سے وہ کھاتے پیتے رہے اور خدا نے ایک ابر بھیجا جو حضرت پر سایہ کرتا تھا۔ اس اثناء میں اہل مکہ آپ کو تلاش کرتے رہے اُن کو معلوم نہ تھا کہ حضرت کہاں ہیں۔ اتفاقاً ایک شخص حضرت کے پاس پہنچا اور عرض کی اے خدا کے رسول آپ کے بعد ہم لوگ ضعیف و کمزور ہو گئے اور ہلاک ہو رہے ہیں آپ ہم لوگوں سے

ترجمہ، اور اسمعیل اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی

تھی ﴿۸۶﴾ اور بعض بعض کو ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بھی۔ اور ان کو برگزیدہ

بھی کیا تھا اور سیدھا راستہ بھی دکھایا تھا ﴿۸۷﴾

سورة الأنعام

کیوں کنارہ کش ہو گئے۔ حضرت نے فرمایا کہ فلاں شخص نے جو اہل طائف سے ہے مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ اس جگہ سے حرکت نہ کروں جب تک وہ نہ آئے۔ اہل مکہ نے جب یہ سنا اُس مرد طائفی کے پاس گئے اور کہاے دشمن خدا تو نے رسول خدا سے وعدہ کیا اور اب تک وفانہ کی اور ایک سال سے ان کو تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے۔ وہ مرد حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور معافی خواہ ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ خدا کی قسم میں بھول گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نہ آتا تو اللہ میں اسی مقام پر رہتا یہاں تک کہ مجھے موت آتی اور اسی جگہ سے بروز قیامت مبعوث ہوتا لہذا حق تعالیٰ نے اُن کو اس لئے صادق الوعد فرمایا کہ انہوں نے ایک شخص سے ایک مقام پر ملنے کا وعدہ کیا اور ایک سال تک اُس مقام پر اُس کا انتظار کرتے رہے اور وہاں سے حرکت نہ کی۔ اسی اثناء بادشاہ سیر و تفریح کے لئے نکلا جب اُس مقام پر پہنچا جہاں اسمعیلؑ نے وعدہ کیا تھا حضرت کو دیکھ کر پوچھا کہ آپ اب تک یہیں ہیں؟ حضرت نے تمام قصہ بیان کیا تو بادشاہ کے ساتھ ایک جابر شخص بھی تھا اس نے کہا یہ جھوٹ کہتے ہیں میں بارہا اس مقام سے گذرا ہوں لیکن ان کو اس جگہ نہیں دیکھا۔ اسمعیلؑ نے فرمایا کہ تو جھوٹ بولتا ہے خدا نے بہتر چیزیں جو تجھے عطا کی ہیں اُن میں سے کوئی ایک زائل کر دیگا۔ پس اسی وقت اُس بد بخت کے تمام دانت گر گئے۔ تب وہ بادشاہ سے بولا کہ میں نے جھوٹ کہا تھا اور اس مرد صالح پر افترا کیا تھا۔ آپ ان سے التماس کیجئے کہ خدا سے دُعا کریں کہ وہ میرے دانت پھر عطا فرمائے کیونکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور دانتوں کا محتاج ہوں۔ بادشاہ نے حضرت سے سفارش کی آپ نے فرمایا کہ دعا کروں گا۔ اُس نے کہا ابھی دُعا کیجئے فرمایا وقت سحر دُعا کروں گا۔ پھر حضرت نے وقت سحر دُعا کی خدا نے اُس مرد کے دانت واپس عطا فرمائے۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ دُعا کے لئے بہترین وقت سحر کا وقت ہے جیسا کہ خداوند عالم ایک جماعت کی مدح میں فرماتا ہے۔ یعنی وہ لوگ سحر کے اوقات میں خدا سے طلب آمرزش کرتے ہیں۔

ترجمہ، اور اسمعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے (۴۸)

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ و اجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

*page is left blank  
intentionally*